275630-ایک لیڈی ڈاکٹر نے مریض کو نیبولائزر(Nebuliser) تجویز کیا اور کہا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن بعد میں اسے علم ہوا کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اب اسے کیا کرنا چاہیے؟

سوال

ایک خاتون ماہر امراض سینہ کے پاس مریض آیا تو اس نے اسے نیبولائزر(Nebuliser) کے ذریعے علاج تجویز کیا، مریض نے ان سے پوچھا کہ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ تو لیڈی ڈاکٹر نے کہہ دیا: نہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ کیونکہ انہوں نے پڑھا تھا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، پھر اسے اس بارے میں شک گزرا، اور دل میں کہا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور چیز کے بارے میں ہو، تو وہ اسپرے (inhalersforasthma) کے بارے میں تھا، پھر انہوں نے آپ کی ویب سائٹ پر تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ نیبولائزر (Nebuliser) سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ماہر امراض سینہ لیڈی ڈاکٹر نے اس آدمی سے رابطے کی کوشش کی تا کہ اسے اپنی غلطی سے آگاہ کر دے لیکن وہ شخص جواب نہیں دیتا، ایک بار اس کے بیٹے نے فون پر جواب دیا تو لیڈی ڈاکٹر نے اسے کہا کہ میں تمہارے والد سے بات کرنا چاہتی ہوں، لیکن اس کے والد نے مجھ سے بات نہیں کی، پھر اس نے اسے پیغام بھیج دیا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے، تا کہ اللہ کے سامنے بری الذمہ ہو جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ:

1) مریض کے روزے کا کیا حکم ہو گا اگر وہ اسے رمضان میں دن کے وقت استعمال کر لے؟

2) کیا لیڈی ڈاکٹر پر کوئی کفارہ لازم آتا ہے؟ کیونکہ انہوں نے ہی اس شخص کو فتوی دیا تھا، لیکن بعد میں جب اسے شک ہوا تو اسے اپنے فتوے کی غلطی کا علم ہوا۔

3) لیڈی ڈاکٹر نے یہی علاج دیگر مریضوں کو بھی لکھ کر دیا لیکن انہیں یہ نہیں کہا کہ اس سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں، نہ ہی انہوں نے لیڈی ڈاکٹر سے پوچھا، تو کیا اگر وہ مریض اسے رمضان میں دن کے وقت استعمال کر لیتے ہیں تو کیا اس وجہ سے لیڈی ڈاکٹر کو گناہ ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اول:

نیبولائزر(Nebuliser) ایک آلہ ہے جو سانس کے ذریعے سیال دوا کو باریک ذروں میں تبدیل کر کے براہ راست پھیپھڑوں تک منتقل کرتا ہے، ان ذروں کو منہ یا ناک کے ذریعے پھیپھڑوں تک لے جایا جاتا ہے۔

یہ آلہ سینے کی موسمی الرجی اور نظام تنفس میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

دوا کے یہ باریک ذرے روزے دار کا روزہ توڑ دیتے ہیں، اس لیے یہ آلہ رمضان میں دن کے وقت استعمال نہیں کرنا چاہیے، تاہم اشد ضرورت ہو تو استعمال کرے، اور اگر استعمال کرے گا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (78459) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

محض گمان کی بنا پر فتوی نہیں دینا چاہیے، اس لیے لیڈی ڈاکٹر کو چاہیے تھا کہ نیبولائزر(Nebuliser) کے بارے میں یہ کہنے سے پہلے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، تاکید اور اطمینان کر لیتی، یا مریض کو یہ کہہ دیتی کہ اس بارے میں آپ اہل علم سے رجوع کریں۔

اس لیے لیڈی ڈاکٹر پر لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالی سے معافی مانگے اور مریض کو اپنی غلطی سے خبردار کر دے، اور خاتون نے یہ اچھا کیا کہ مریض سے رابطہ کرنے کی کوشش کی اور پھر اسے پیغام بھی بھیج دیا، تاہم ان پر کوئی کفارہ نہیں ہے، نہ ہی ان پر کوئی چیز لازم ہے، نیز مریض پر بھی صرف قضا ہی ہوگی، وہ بھی اس صورت میں کہ مریض نے اس آلے کو رمضان میں دن کے وقت استعمال کیا ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ایک سوال پوچھا گیا :
"اگر کوئی انسان کسی کو کوئی فتوی دے دے، پھر فتوی دینے والا یہ شخص چلا جائے، پھر عرصے بعد اس مفتی نے اہل علم کے اقوال دیکھے تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا فتوی غلط تھا، تو ایسے میں انسان کیا کرے؟ کیا اس پر گناہ ہو گا؟ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس پر روشنی ڈالیں۔"

تو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ :
"اگر اس کا پہلا فتوی اجتہاد کی بنیاد پر تھا اور اس میں اجتہاد کے خواص بھی پائے جاتے تھے، لیکن پھر دوبارہ بحث و تمحیص کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا پہلا اجتہاد غلط تھا، تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

بڑے بڑے اہل علم اس طرح کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان سے ایک ہی مسئلے میں متعدد اقوال منقول ہیں۔

لیکن اگر پہلا فتوی لاعلمی اور اجتہاد کے بغیر ہی دیا تھا، اسے گمان تھا کہ مسئلہ ایسے ہی ہو گا، تو گمان کے بارے میں یہ ہے کہ کچھ گمان گناہ بن جاتے ہیں، ایسی صورت میں اس کے لیے گمان اور اندازے کی بنا پر فتوی دینا ہی حرام ہے؛ کیونکہ اگر اس نے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو وہ اللہ تعالی پر جہالت میں باتیں گھڑ رہا ہے، اور اللہ تعالی پر جہالت میں باتیں گھڑنا کبیرہ ترین گناہ ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :
.{قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ}.
ترجمہ : آپ فرما دیجیے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو اعلانیہ ہیں (۱) اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو (۲) اور اس بات کو کہ اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں۔ [الأعراف : 33]

اب اس مفتی پر لازم ہے کہ جس کو اس نے فتوی دیا تھا اسے تلاش کرے اور بتلائے کہ اس کا فتوی غلط تھا، اگر وہ اس طرح کر لیتا ہے تو امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر لے۔

بغیر علم کے فتوی دینا انتہائی سنگین قسم کا جرم ہے؛ کیونکہ اس سے صرف ایک فتوی طلب کرنے والا شخص ہی گمراہ نہیں ہو گا، بلکہ ہو سکتا ہے کہ فتوی لینے والا شخص اسے لوگوں میں پھیلا دے، اور اس طرح بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں، لہذا بغیر علم کے فتوی غلط اور جرم ہے" ختم شد
فتاوی نور علی الدرب

سوم :

اگر کسی مریض کو اس لیڈی ڈاکٹر نے یہ آلہ تجویز کر دیا اور اس مریض کو یہ آلہ استعمال کرنے کی دن میں بھی ضرورت پڑ سکتی ہے، لیکن تجویز کرتے ہوئے اسے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تو ظاہر یہی لگتا ہے کہ ان پر کوئی گناہ نہیں ہے؛ کیونکہ ایسے مریض کو اپنی بیماری کی وجہ سے روزہ توڑنا ہی پڑے گا، اور وہ شخص اپنی بیماری کی وجہ سے معذور بھی ہے۔ تاہم مریض کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اہل علم سے اس آلے کے استعمال سے متعلق پوچھ لے کہ کیا اس سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں، اگر وہ پوچھنے میں کوتاہی کرتا ہے تو یہ کوتاہی مریض کی ہے معالج کی نہیں۔

اور اگر یہ آلہ کسی ایسے مریض کے لیے تجویز کیا ہے جسے یہ آلہ دن میں استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ڈاکٹر نے اسے اس کے بارے میں خبر دار نہیں کیا، تو اگر معالج کو علم ہو جائے کہ وہ اسے دن میں بھی استعمال کرے گا لیکن پھر بھی اسے ڈاکٹر نے خبر دار نہیں کیا تو اس پر اسے گناہ ہو گا؛ کیونکہ ڈاکٹر بلا عذر کے روزہ خراب کرنے کا باعث بنی ہے۔

لیکن اگر ڈاکٹر کو علم نہیں ہوا کہ مریض اسے دن میں استعمال کرے گا یا رات میں، تو ایسی صورت میں ڈاکٹر پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

اور یہ بات ضروری ہے کہ تمام معالجین کو ایسے تمام کے تمام مسائل از بر ہونے چاہییں جن کا تعلق عبادات، طہارت، نماز، روزہ وغیرہ سے ہو، تا کہ مریضوں کی عبادت لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے خراب نہ کر دیں، اور اگر انہیں کوئی شک گزرے یا مسئلہ پیش آئے تو مریضوں کو اہل علم سے رجوع کرنے کی تلقین کریں۔

واللہ اعلم